بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
چھن چھنگلو اور نکٹا جن
مظہر کلیم ایم اے
یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

کے ظلم سے بچاؤں۔ اب تم ہی بتاؤ کہ میں کیسے ایک جگہ مستقل طور پر رہ کر آرام کر سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے شالی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تک تم نے سینکڑوں ظالموں کا خاتمہ کر دیا ہوگا۔ اب کیا ضروری ہے کر دنیا کے ہر ظالم کا تم نے ہی خاتمہ کرنا ہے"۔ شالی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں شالی! جب تک میرا سانس چل رہا ہے میں ظالموں کے خلاف لڑتا رہوں گا۔ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اور بندوں کے تعاون سے جو صلاحیتیں ملی ہیں۔ ان کا مقصد یہی ہے۔ یہ اس لئے نہیں ملیں کر میں عام انسانوں کی طرح ایک جگہ بیٹھ کر رہوں"۔ چھن چھنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کر شالی کوئی جواب دیتی، انہیں دور سے رونے پیٹنے اور زور زور سے چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پورے قصبے کے

رہے ہوں، چیخ رہے

سے پوچھا ؟ یہ رونے پیٹنے کی آوازیں سے آرہی ہیں"۔ چھن چھنگو نے اچھل کر ہوئے کہا۔

کوئی آدمی مر گیا ہوگا۔ اس کے رشتہ دار پیٹ رہے ہوں گے"۔ شالی نے جواب دیتے ہوئے کہا

اسی لمحے ان کے کمرے کا دروازہ زور زور کھٹکھٹایا جانے لگا۔ اور چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"جلدی کرو۔ میرے ساتھ تہہ خانے میں آجاؤ۔ بستی میں نکٹا جن آگیا ہے۔ وہ سب کو مار ڈالے گا"۔ دروازے پر کھڑے ہوئے سرائے کے بوڑھے مالک نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"نکٹا جن"۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں! جلدی کرو۔ تہہ خانے میں آجاؤ۔ شاید

ہم بچ جائیں۔ جلدی کرو"۔ سرائے کے مالک نے چھن چھنگو کا بازو پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو! اس طرح خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے بتاؤ کر یہ نکٹا جن کون ہے"؟ چھن چھنگو نے اپنا بازو سرائے کے مالک کے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے سرائے کے باہر سے چیخنے اور رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دیں اور سرائے کا بوڑھا مالک اس طرح سر پر پیر رکھ کر دوڑ پڑا جیسے ہزاروں بھوت اس کا پیچھا کر رہے ہوں۔

ابھی چھن چھنگو اور شالی حیرت سے یہ سب تماشہ دیکھ رہے تھے کہ سرائے کا دروازہ ایک خوفناک دھماکے سے ٹوٹ کر اندر آگرا۔ اور چھن چھنگو اور شالی نے دیکھا کر ایک دیوقامت جن جس کا ناک غائب تھا، ہو ہو کرتا ہوا اندر آگیا اس کے دونوں ہاتھوں میں چار پانچ افراد

پھڑک رہے تھے۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے بڑے اطمینان سے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے افراد کو نیچے فرش پر پھینکا اور پھر جیسے ہی وہ اُٹھ کر بھاگنے لگے نکٹے جن نے قہقہے مارتے ہوئے ان میں سے ایک ایک کو پکڑا اور اس کے جسم کے ٹکڑے کر کرکے پھینکتا گیا۔

"خبردار! رک جاؤ، تم انسانوں پر ظلم کیوں کر رہے ہو"؟ چھن چھنگو سے یہ منظر نہ دیکھا گیا تو وہ چیخ پڑا۔ اس وقت وہ اوپر والی گیلری میں کھڑے تھے جبکہ نکٹا جن نیچے ہال کمرے کے دروازے کے سامنے یہ ظلم کر رہا تھا۔ چھن چھنگو کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔ اس نے اپنی خوفناک آنکھوں سے گیلری میں کھڑے ہوئے چھن چھنگو، شالی اور پنگو بندر کو دیکھا۔

"اوہو اوہو! اب نیچے بھی گانا گانے لگے۔ ہو ہو"۔ نکٹے جن نے خوفناک قہقہے مارتے ہوئے کہا اور پھر اس نے

اپنے دونوں ہاتھ بڑھاتے [illegible] اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے لمبے ہوتے گئے۔ اور وہ خوفناک ہاتھ تیزی سے ان کے قریب پہنچ گئے۔

چھن چنگو نے جلدی سے منہ میں کچھ پڑھ کر اس کے دونوں ہاتھوں پر پھونک ماری۔ لیکن اس بکٹے جن پر چھن چنگو کی صلاحیتوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور اس کے بڑے بڑے خوفناک ہاتھ چھن چنگو کے جسم کے قریب پہنچ گئے۔

چھن چنگو تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے بڑی پھرتی سے جیب سے خنجر نکال کر اس جن کے دونوں ہاتھوں پر وار کرنے شروع کر دیئے۔

بکٹے جن کے منہ سے ایک چیخ سی نکلی اور اس نے دونوں ہاتھ تیزی سے واپس کھینچ لئے۔ اب اس کی شکل بری طرح بگڑ گئی تھی۔ شاید اُسے غصہ آ گیا تھا اور دوسرے لمحے اس نے چنگھاڑتے ہوئے

ایک بار پھر دونوں ہاتھ تیزی سے گڈی کی طرف بڑھائے اور اس بار چھن چنگو کی کمزور گردن بکٹے جن کے مضبوط ہاتھوں میں آ گئی۔

اچانک پنگو بندر اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر وہ فضا میں تیرتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے بکٹے جن کے چہرے سے جا ٹکرایا۔ اس نے پوری قوت سے اپنے دونوں پنجے [illegible] کی آنکھوں میں مار دیئے بکٹا جن بری طرح چیخ پڑا اور اس کے ہاتھوں [illegible] چھن چنگو کی گردن چھوڑ دی۔ پنگو بندر نیچے گرتے ہی چھلانگ لگا کر باہر نکل گیا۔ بکٹا جن چیختا ہوا اس کے پیچھے لپکا۔

"آؤ شالی"۔ چھن چنگو نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچ گئے۔

جب وہ دونوں دروازے سے باہر آئے تو انہوں نے ایک میدان میں بکٹے جن

کو بے تحاشا [illegible] دیکھا پنگو بندر [illegible] رہا تھا جبکہ بکٹا جن [illegible] کے لئے اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ لمبے کر کے اُسے پکڑنے کے لئے جھپٹا مارتا، لیکن پنگو بندر تیزی سے کنی کاٹ جاتا۔ لیکن بکٹا جن بھی غصے سے پاگل ہو کر مسلسل اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

چھن چنگو نے دوبارہ بکٹے جن پر اپنی صلاحیتوں کو آزمانا شروع کر دیا لیکن ایک بار پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بکٹے جن پر اس کی کوئی صلاحیت بھی کام نہ کر رہی تھی۔

اِدھر شالی نے بکٹے جن پر جادو کے حملے کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن پھر اس کے چہرے پر بھی حیرت اور پریشانی کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ اس کے جادو کا کوئی وار بھی بکٹے جن پر اثر انداز نہیں ہو رہا تھا۔

پنگو بندر بھاگتے بھاگتے اچانک تیزی سے مڑا اور پھر وہ ایک گہری کھڈ کے اوپر سے چھلانگ کر دوسرے کنارے پہنچ گیا۔ لیکن اس کے پیچھے بھاگتا ہوا بکٹا جن اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا اور دوسرے لمحے وہ ایک زور دار دھماکے سے اس گہرے کھڈ کے اندر منہ کے بل جا گرا۔ اس کے حلق سے اتنی زور دار چیخ نکلی کہ پوری بستی دہل گئی۔ بکٹے جن نے [illegible] کی کوشش کی، مگر اسی لمحے آسمان پر جیسے بجلی سی چمکی ہو، اور روشنی کی ایک تیز دھار سیدھی بکٹے جن کے اوپر آ گری۔ اور دوسرے لمحے چھن چنگو اور شالی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کھڈ خالی تھی۔ اور وہاں بکٹے جن کا وجود تک نہ تھا۔ پنگو بندر بھی چکر کاٹ کر دوبارہ ان کے قریب پہنچ گیا تھا۔ وہ بُری طرح کانپ رہا تھا۔ کیونکہ اُسے کافی دیر تک مسلسل دوڑنا پڑا تھا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بستی کے

لوگ کونے کھدروں سے نکل نکل کر ان
کے گرد جمع ہونے لگے۔ ان کے چہرے
دہشت زدہ تھے۔
"تم نے ہمیں بچا لیا لڑکے! ورنہ یہ
نکٹا جن تو جس بستی میں آ جاتا ہے۔
وہاں ایک آدمی کو بھی زندہ نہیں چھوڑتا"۔
ایک بوڑھے نے لرزتے ہوئے کہا۔
"اس میں میرا کوئی کام نہیں ہے بزرگ
بابا! یہ تو میرے اس بندر نے کام دکھایا
ہے کہ اسے منہ کے بل کھلا جن گرا
دیا ہے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
لوگ چھن چھنگو کا شکریہ ادا کر کے تیزی
سے واپس اپنے ٹوٹے پھوٹے مکانوں کی
طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ شاید اپنے
عزیزوں اور رشتہ داروں کو تلاش کرنا چاہتے
تھے جو ان مکانوں کے ملبے میں دفن ہو
گئے تھے۔
"میرا کوئی جادو اس نکٹے جن پر اثرانداز
نہیں ہوا۔ آخر یہ کیا بات ہے"؟ شالی نے

[illegible] کی طرف واپس مڑتے
[illegible] لہجے میں کہا۔
"میں خود حیران ہوں شالی! [illegible]
[illegible] حیت۔ اس نکٹے جن پر کام نہیں
[illegible] چھن چھنگو نے بھی اسی طرح حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔
"میں تو سرائے میں جا کر سامری کے بھونپو
سے پوچھتی ہوں"۔ شالی نے کہا۔
"ہاں ضرور پوچھو! پتہ تو چلے کہ آخر یہ
کیا بلا ہے"؟ چھن چھنگو نے کہا۔ اور اسی
[illegible] وہ دونوں سرائے تک پہنچ گئے۔
سرائے کا مالک انہیں دروازے میں ہی
[illegible] گیا۔
"اوہ! تم بہت بہادر ہو لڑکے، تم
[illegible] خوب اس خوفناک جن کا مقابلہ کیا
ہے"۔ بوڑھے نے لرزتے ہوئے لہجے
میں کہا۔
"مگر بابا! یہ نکٹا جن ہے کیا بلا"؟ شالی
نے پوچھا۔

"بیٹے! یہ دنیا کا سب سے ظالم جن ہے
اس نے ہزاروں بستیاں تباہ کر دی ہیں
لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا
ہے۔ یہ جس بستی میں پہنچتا ہے وہاں
آدمیوں کا صفایا کر دیتا ہے۔ ایک نجومی نے
بتایا تھا کہ کسی شہزادے نے ایک بار
لڑائی میں اس جن کی ناک تلوار سے کاٹ
ڈالی تھی۔ تب سے یہ انسانوں کا جانی دشمن
ہو گیا ہے"۔ بوڑھے نے کہا۔
"مگر بابا! کیا یہ روز [illegible] آتا
ہے"؟ چھن چھنگو نے پوچھا۔
"نہیں بیٹے! اس کا کوئی پتہ نہیں کہ
یہ کس وقت اور کس روز کس بستی میں
آ جائے"۔ بوڑھے نے کہا۔
"اچھا بابا! اب تم آرام کرو۔ ہم نے بھی
آرام کرنا ہے۔ صبح تم سے بات کریں گے"
چھن چھنگو نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے
کہا اور بوڑھا سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔
جیسے ہی چھن چھنگو نے کمرے کا دروازہ

بند کیا۔ شالی نے سامری کے بھونپو کو بلا لیا۔
دوسرے لمحے زمین پھٹی اور سامری کا بھونپو
زمین سے باہر آ گیا۔
"حاتم جادوگر کی بیٹی! سامری کے بھونپو کو
کیوں طلب کیا ہے"؟ بھونپو کے منہ سے
آواز سنائی دی۔
"سامری کے بھونپو! ہمیں بتاؤ کہ یہ نکٹا
جن کون ہے۔ اس پر میرا جادو، اور
چھن چھنگو کی [illegible] کیوں کام نہیں کر رہی"؟
شالی نے بھونپو کو حکم دیتے ہوئے کہا۔
"حاتم جادوگر کی بیٹی سنو! اور غور سے سنو!
نکٹا جن دنیا کا سب سے ظالم اور خوفناک
جن ہے۔ ایک بار یہ ملک یمن کی شہزادی
[illegible]میلا کو اٹھا لایا تھا تو شہزادی کا منگیتر
[illegible] چین کا شہزادہ چانگ اپنی منگیتر کو
[illegible] کے پنجے سے چھڑانے کے لئے اس
کے پاس پہنچ گیا۔ شہزادہ بےحد بہادر تھا
[illegible] نے نکٹے جن سے خوب مقابلہ کیا اور
[illegible] وہ اس کی ناک کاٹ لینے میں کامیاب

ہوگیا۔ نکٹے جن کی تمام طاقت اس کی ناک میں تھی۔ ناک کٹتے ہی یہ بے بس ہوکر بھاگ گیا تھا اور ملک چین کا شہزادہ اپنی منگیتر کو لے کر واپس چلا گیا۔ نکٹے جن کو اپنی ناک کٹنے کا بے حد افسوس تھا پہلے اس کا نام مہابہ جن تھا لیکن ناک کٹنے کے بعد سب اسے نکٹا جن کہنے لگے نکٹے جن نے ناک کٹنے کے بعد قسم کھائی کہ وہ دنیا کے تمام انسانوں سے اپنی ناک کا انتقام لے گا۔ لیکن چونکہ ناک کٹنے کی وجہ سے اس کی تمام طاقت ختم ہو گئی تھی اس لئے وہ زار زار پہاڑی پر چلا گیا جہاں دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ریشم جادوگر رہتا ہے۔ ریشم جادوگر بے حد بوڑھا تھا نکٹے جن نے اس کی بڑی خدمت کی۔ ریشم جادوگر نکٹے جن کی خدمت پر بے حد خوش تھا پھر ریشم جادوگر کی موت کا وقت آگیا تو ریشم جادوگر نے مرنے سے پہلے انعام کے طور پر اپنا تمام

جادو اس نکٹے جن کو منتقل کر دیا اس طرح نکٹے جن کی تمام طاقتیں بھی آگئیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ دنیا کا سب سے بڑا جادوگر بھی بن گیا اور پھر اس نے انسانوں سے انتقام لینا شروع کر دیا۔ یہ ہر ماہ کسی نہ کسی بستی میں پہنچ جاتا ہے اور پھر وہاں موجود ہر شخص کو مار ڈالتا ہے۔ مکان توڑ پھوڑ دیتا ہے۔ بڑے تو ایک طرف رہے، معصوم بچوں کو بھی نہیں چھوڑتا۔ چونکہ وہ ریشم جادوگر کے جادو کا وارث ہے اس لئے تمہارا جادو اس پر اثر نہیں کرسکتا۔ اور چھن چھنگو کی صلاحیتیں اس پر اس لئے کام نہیں کرتیں کہ وہ ناک کٹ جانے کی وجہ سے معذور کہلاتا ہے اور چھن چھنگو کی صلاحیتیں کسی معذور آدمی پر اثر نہیں کرتیں"۔ سامری کے بھونپو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ روشنی کیسی تھی جو آسمان سے اتری اور نکٹا جن غائب ہوگیا"؟ چھن چھنگو

نے پوچھا۔

"ریشم جادوگر کی رُوح اس کی حفاظت کرتی ہے۔ جب بھی نکٹے جن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو رُوح اُسے بچا کر لے جاتی ہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ اب نکٹا جن تمہارا سب سے بڑا دشمن بن گیا ہے۔ اصول کے مطابق وہ ایک ماہ سے پہلے کسی پر حملہ نہیں کرسکتا۔ اس لئے آج سے ٹھیک ایک ماہ بعد وہ تم پر حملہ کرے گا۔ چاہے تم دنیا کے کسی بھی خطے میں پہنچ جاؤ۔ وہ تم تک پہنچ جائے گا"۔ سامری کے بھونپو نے کہا۔

"اس طرح انسانوں کو مارنا تو ظلم ہے ایسے ظالم کا خاتمہ ضروری ہے کوئی ترکیب بتاؤ جس سے یہ مر جائے"۔ شالی نے کہا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی! نکٹے جن کو کوئی نہیں مار سکتا۔ ایسا ہونا ناممکن ہے اس کو مارنے کی کوئی ترکیب نہیں ہے"۔ سامری نے بھونپو نے جواب دیا اور اس

کے ساتھ ہی وہ زمین میں غائب ہوگیا کیونکہ اس کا باہر رہنے کا وقت ختم ہو چکا تھا۔

"اس بار تو بھونپو نے عجیب بات کہی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ظالم مر ہی نہ سکے۔ ظالم کے دن تو ویسے ہی تھوڑے ہوتے ہیں۔ میں بندر بابا سے بات کرتا ہوں۔ وہ ضرور اس ظالم کے مرنے کی کوئی ترکیب بتائیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں بندر بابا کا تصور قائم کیا۔

"کیا بات ہے چھن چھنگو بیٹے! مجھے کیسے یاد کیا ہے"؟ بندر بابا کی آواز چھن چھنگو کو سنائی دی اور چھن چھنگو نے نکٹے جن کے متعلق ساری بات کہہ دی اور اس کے مرنے کی ترکیب پوچھی۔

"چھن چھنگو بیٹے! اللہ تعالیٰ کے کچھ راز ایسے ہوتے ہیں جنہیں ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نکٹا جن بھی اللہ تعالیٰ کا ایک

راز ہے۔ تم اس ارادے سے باز آ جاؤ۔ یہ تمہارے بس کا نہیں ہے۔ البتہ جہاں تک جن کا تم سے دشمنی کا تعلق ہے میں اسے روک دوں گا۔ وہ آئندہ تم پر کبھی وار نہ کرے گا۔" بندر بابا نے کہا۔

"بندر بابا! کیا یہ بنگالی جن ظالم نہیں ہے کیا اس نے لاکھوں انسانوں کو ہلاک نہیں کیا؟ کیا اس نے ہزاروں بستیاں تباہ نہیں کیں؟ پھر آپ اس کی حمایت کیوں کر رہے ہیں"؟ چھن چھنگو نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"چھن چھنگو بیٹے! یہ واقعی ظالم ہے لیکن ابھی اس کے مرنے کا وقت نہیں آیا۔" بندر بابا نے جواب دیا۔

"وقت آیا ہو یا نہ آیا ہو۔ میں اس کے خلاف ضرور لڑوں گا۔ میں اس ظالم کو ضرور اس کے انجام تک پہنچاؤں گا"۔ چھن چھنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا تم میری نافرمانی کرو گے"؟ بندر بابا

کے لہجے میں بھی غصہ آ گیا۔

"اگر کسی ظالم کو مارنا نافرمانی ہے تو میں یہ نافرمانی ضرور کروں گا۔" چھن چھنگو نے ... ہوتے لہجے میں کہا۔

"تم کو شاید اپنے آپ پر بہت غرور ہو گیا ہے۔ میں آج سے تمہاری تمام صلاحیتیں واپس لیتا ہوں۔ اب جب تک تم معافی نہ مانگو گے، تمہیں صلاحیتیں نہیں ملیں گی"۔ بندر بابا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی آواز آنا بند ہو گئی۔

چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"ہونہہ! ایسی صلاحیتوں کا کیا فائدہ جو کسی ظالم کو نہ مار سکیں"۔ چھن چھنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا چھن چھنگو! کیوں اتنا غصہ کر رہے ہو"؟ شالی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور چھن چھنگو نے بندر بابا کے ساتھ ہونے

والی تمام گفتگو اُسے سُنا دی۔

"اوہ! یہ بہت بُرا ہوا۔ تم نے بندر بابا کو ناراض کر کے اچھا نہیں کیا۔ تم فوراً ان سے معافی مانگو"۔ شالی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو شالی! اب میں بچہ نہیں رہا۔ میں اب جوان ہو گیا ہوں۔ اب میں پہلے اس بنگالی جن کا خاتمہ کروں گا اس کے بعد بندر بابا سے معافی مانگوں گا۔" چھن چھنگو بھی ضد پر اتر آیا۔

"لیکن کیسے خاتمہ کرو گے۔ صلاحیتیں تمہاری ختم ہو گئیں۔ میرا جادو اس پر اثر نہیں کرتا۔ تم اس سے لڑ نہیں سکتے۔ آخر پھر اس کا خاتمہ کیسے کرو گے"؟ شالی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں غار والے بزرگ کے پاس جاؤں گا۔ اس سے کہوں گا۔ وہ ضرور ہماری مدد کریں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"غار والے بزرگ، ارے تم سات رنگوں والی پہاڑی کی غار والے بزرگ کی بات کر رہے ہو"؟ شالی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ وہی۔ وہ بہت بڑے بزرگ ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور شالی خاموش ہو گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس وقت چھن چھنگو غصے میں ہے۔ اس لئے اس سے کچھ کہنا فضول ہے۔ صبح جب اس کا غصہ اتر جائے گا تو پھر اس سے بات ہو سکے گی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سات رنگوں والی پہاڑی یہاں سے اتنی دور ہے، کہ وہاں تک پہنچنا ہی محال ہے۔

"شالی! میں جانتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہی ہو۔ تم ایسا کرو کہ اپنے جادو کا قالین منگواؤ۔ ہم اس پر سوار ہو کر سات رنگوں والی پہاڑی پر جائیں گے۔ ابھی اور اسی وقت"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"جادو کا قالین! اوہ ہاں! اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ آؤ پھر باہر چلیں"۔ شالی نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ

تینوں کمرے سے نکل کر گیلری سے نیچے
اترے اور سرائے کا بڑا دروازہ کھول کر
باہر کھلے میدان میں آگئے۔
شالی نے منتر پڑھ کر دونوں ہاتھ آسمان
کی طرف اٹھائے اور پھر انہیں زور سے
جھٹکا۔ چند لمحوں بعد آسمان سے ایک قالین
اڑتا ہوا آیا اور ان کے سامنے زمین پر
اتر گیا۔ وہ تینوں اس قالین پر بیٹھ گئے۔
"جادو کے قالین! ہمیں سات رنگوں والی
پہاڑی پر پہنچا دو۔" شالی نے کہا اور
قالین ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھا اور
پھر تیزی سے آسمان کی طرف بلند ہوتا
چلا گیا۔ کافی بلندی پر جاکر وہ انتہائی تیز
رفتاری سے ایک طرف کو اڑنا شروع ہوگیا
"اگر غار والے بزرگ نے بھی مدد سے
انکار کر دیا، تب کیا ہوگا؟" شالی نے
ایک خیال کے تحت چمن چھنگو سے پوچھا۔
"پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔" چمن چھنگو نے
مختصر سا جواب دیا تو شالی خاموش ہوگئی۔

"چمن چھنگو! میں کچھ کہوں؟" اچانک
در نے کہا۔
"ہاں! تم بھی کہو۔" چمن چھنگو نے چونک
کر کہا۔
"میرا خیال ہے کہ غار والے بزرگ کے
ں جانے سے بندر بابا اور زیادہ ناراض
جائیں گے۔ اس لئے تم بندر بابا سے
فی مانگ لو۔ اور بکھٹے جن کا خیال دل
ے نکال دو تو زیادہ بہتر ہے۔" پنگو بندر
ے بندر بابا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔
"اب یہ ناممکن ہے۔ اب میں پہلے بکھٹے
ن کا خاتمہ کروں گا۔ اس کے بعد اگر
ے بندر بابا کے پیر بھی پکڑنے پڑے
پکڑ لوں گا۔" چمن چھنگو بدستور اپنی ضد پر
ا ہوا تھا۔
"سمجھانا میرا فرض تھا، آگے تمہاری مرضی۔"
گو بندر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"سنو پنگو بندر! اگر تم میرا ساتھ دینا
ہو تو ٹھیک، ورنہ اگر تم بندر بابا کے

پاس واپس جانا چاہو تو میری طرف سے
اجازت ہے۔" چمن چھنگو نے کہا۔
"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اب میں زندہ
رہوں گا تو تمہارے ساتھ اور اگر مروں گا
تو تمہارے ساتھ۔ آئندہ ایسی بات نہ کرنا۔"
پنگو بندر نے غصیلے لہجے میں کہا اور
چمن چھنگو اس کی وفاداری پر ہنس پڑا۔
"بہت خوب پنگو بندر! تم نے میرا
دل خوش کر دیا ہے۔ جب تمہارے اور
شالی جیسے وفادار دوست ساتھ ہوں تو پھر
مجھے کس کی پرواہ ہو سکتی ہے۔" چمن چھنگو
نے ہنستے ہوئے کہا۔ پنگو بندر اور شالی
نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش رہے۔
کافی دیر تک مسلسل اڑنے کے بعد قالین
نے نیچے اترنا شروع کر دیا۔ وہ سمجھ گئے
کہ سات رنگوں والی پہاڑی آگئی ہے اور
وہی ہوا، تھوڑی دیر بعد قالین سات رنگوں
والی پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر اتر گیا۔ وہ
تینوں اس سے اتر گئے تو شالی کے اشارے

پر قالین غائب ہوگیا۔
چمن چھنگو، شالی اور پنگو بندر کو ہمراہ
لئے پہاڑی کی چوٹی سے نیچے اترا اور پھر
تھوڑی دیر بعد وہ اس غار کے اندر داخل
ہوگیا جس میں بزرگ بیٹھے عبادت کر رہے
تھے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی انہوں
نے آنکھیں کھول دیں اور ان کے چہرے
پر مسکراہٹ ابھر آئی۔
"تم نے بندر بابا کو ناراض کردیا چمن چھنگو"
بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں نے ناراض نہیں کیا بزرگ بابا! وہ
خود ہی ناراض ہوگئے ہیں۔ میں نے تو
کہا ہے کہ ظالم کا خاتمہ ہونا چاہئے"
چمن چھنگو نے ادب سے سلام کرتے ہوئے
بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"وہ تم پر ناراض نہیں ہیں چمن چھنگو
اصل بات یہ ہے کہ بکھٹے جن کے
استاد ریشم جادوگر نے ایک خاص چلہ کیا
جس کی مدد سے اس نے پوری

دنیا کی رُوحانی طاقتوں سے یہ وعدہ لے لیا
تھا کہ اس پر یا اس کے شاگرد پر د[illegible]
ہزار سال تک رُوحانی طاقتیں غلبہ نہ کر سکیں
گی اور اس خاص چلّے کی وجہ سے آ[illegible]
یہ وعدہ مل گیا۔ اور ابھی اس وعدہ [illegible]
صرف ایک ہزار سال ہوا ہے نو ہزار سال
باقی ہیں اس لیے بندر بابا مجبور تھے انہوں
نے اپنی دی ہوئی صلاحیتیں بھی اس لیے
واپس لے لی ہیں کہ اگر تم نے ان
صلاحیتوں کو بندر بابا سے بات کرنے کے
بعد نکٹے جن پر جو ریشم جادوگر کا شاگرد
ہے استعمال کیا تو پھر اس وعدے کے
مطابق تم فوراً ہلاک ہو جاؤ گے" بزرگ بابا
نے اُسے تفصیل سے سمجھاتے ہوتے کہا۔
"اوہ! تو یہ بات تھی۔ میں بھی سوچ رہا
رہا تھا کہ آخر بندر بابا ایک ظالم کی حمایت
کیوں کرنے لگ گئے ہیں لیکن بزرگ بابا
آپ کے پاس بھی تو رُوحانی طاقتیں ہیں
کیا آپ بھی اس وعدے کے پابند ہیں

یہ نکٹا جن نو ہزار سال تک اس طرح
انسانوں پر ظلم کرتا رہے گا" چن چنگو نے
تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں! میں بھی اس وعدے کا پابند ہوں
اور دنیا کا ہر بزرگ اور نیک آدمی اس
وعدے کا پابند ہے لیکن اس کا ایک حل
بھی ہے۔ اگر تم اس میں کامیاب ہو جاؤ
تو پھر نکٹا جن وعدے سے پہلے بھی ہلاک
ہو سکتا ہے" بزرگ بابا نے سر ہلاتے ہوتے
جواب دیا۔
"وہ کونسا حل ہے بزرگ بابا! مجھے بتاؤ
میں ضرور کوشش کروں گا" چن چنگو نے
چونکتے ہوتے کہا۔
"سنو! ریشم جادوگر کا جسم تو مر چکا ہے
لیکن اس کی رُوح زندہ ہے۔ اگر تم کسی
طرح اس کی رُوح کو اس دنیا سے نکال
دو تو نکٹے جن کی طاقت بھی ختم ہو جائے
گی اور ریشم جادوگر کے ساتھ وعدہ بھی۔ ورنہ
ریشم جادوگر میں اتنی طاقت موجود ہے کہ وہ

سمندروں کو تہہ و بالا کر دے اور چٹانوں کو
ریزہ ریزہ کر دے۔ اس کا مقابلہ کوئی نہیں
کر سکتا" بزرگ بابا نے کہا۔
"بزرگ بابا! مجھے وہ ترکیب بتاؤ جس سے
میں ریشم جادوگر کی رُوح کو اس دنیا سے
نکال سکوں" چن چنگو نے اشتیاق بھرے لہجے
میں پوچھا۔ اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے
لگی تھیں۔
"بچے تو یہ کام بے حد مشکل، لیکن اگر
ہمت کی جائے تو ہو بھی سکتا ہے"
بزرگ بابا نے کچھ سوچتے ہوتے کہا۔
"آپ بتائیں تو سہی بزرگ بابا! میں اس
کے لیے اپنی جان تک لڑا دوں گا"۔
چن چنگو نے کہا۔
"اچھا غور سے سنو! ظالم جادوگروں کی رُوحیں
مرنے کے بعد حضرت سلیمان کی پہاڑی میں
قید رہتی ہیں۔ وہ صرف قیامت کے بعد
ہی اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچیں گی اور پھر
انہیں ظلم کی وجہ سے سیدھا دوزخ میں

ڈال دیا جائے گا۔ قیامت سے پہلے اگر
کسی جادوگر کی رُوح کو اللہ تعالیٰ کے
پاس بھیجنا ہو تو اس کے لیے اس رُوح
کو چاندنی پھول میں قید کرنا پڑتا ہے۔ اگر
یہ رُوح چاندنی پھول میں قید ہو جائے تو
پھر وہ اس دنیا میں نہیں رہ سکتی اور
سیدھی دوزخ میں چلی جاتی ہے۔ چاندنی پھول
میں قید ہونے کے بعد وہ پھول رُوح سمیت
اس دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور اس
رُوح کو اسی طرح قید کر کے دوزخ تک
پہنچا دیتا ہے" بزرگ بابا نے کہا۔
"چاندنی پھول کہاں ہوتا ہے اور ریشم جادوگر
کی رُوح اس میں کیسے قید ہوگی؟" چن چنگو
نے پوچھا۔
"چاندنی پھول ایک سو سال میں ایک پیدا
ہوتا ہے۔ یہ جوج نامی وادی میں ہوتا
ہے۔ جوج نامی وادی زمین کی تہہ میں
ہے۔ راستے میں چار رکاوٹیں ہیں پہلی رکاوٹ
خوفناک کالے ناگوں کی وادی ہے۔ یہ کالے

ناگ اس قدر خطرناک ہیں کہ ان کے کاٹنے سے انسان فوراً مر جاتا ہے۔ اس وادی کے بعد ایک اور وادی آتی ہے یہ وادی سُرخ زہریلی مکھیوں کی وادی ہے یہ مکھیاں اس وادی میں کروڑوں، اربوں کی تعداد میں اُڑتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک مکھی بھی اگر کسی انسان کو کاٹ لے تو وہ پانی بن کر بہہ جاتا ہے اور ان کا ڈنک اس قدر تیز ہوتا ہے کہ موٹے سے موٹے کپڑے حتیٰ کہ لوہے کی چادر کے اندر بھی اُتر جاتا ہے۔ اس وادی کے بعد ایک اور وادی آتی ہے یہ وادی سیاہ بچھوؤں کی وادی کہلاتی ہے یہ سیاہ رنگ کے بچھو خرگوش جتنے بڑے ہوتے ہیں اور ان کے ڈنک آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں اگر یہ کسی کو ڈنک مار دیں تو وہ آدمی بھاپ بن کر اُڑ جاتا ہے۔ اس کے بعد آخری وادی آتی ہے جسے خوفناک چیونٹیوں کی وادی کہتے ہیں۔ یہ چیونٹیاں وہاں لاتعداد موجود

ہیں اور جس شخص پر یہ چیونٹیاں چڑھ جائیں تو اس آدمی کے جسم کا گوشت پلک جھپکنے میں کھا جاتی ہیں۔ ان خوفناک چیونٹیوں کی وادی سے گزرنے کے بعد جوہج نامی وادی آتی ہے۔ یہاں ہر طرف سیاہ رنگ کے پھول کھلے ہوتے ہیں لاکھوں کی تعداد میں۔ جس میں سے زہریلی خوشبو مسلسل نکلتی رہتی ہے کہ وہاں کوئی بھی آدمی ایک سانس لیتے ہی مر جاتا ہے۔ ان سیاہ رنگ کے زہریلے پھولوں کے درمیان میں ایک سفید رنگ کا بڑا سا پھول ہوتا ہے جسے چاندنی پھول کہتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی یہ سب رکاوٹیں دُور کر کے اس پھول کو توڑ لے اور پھر جس جادوگر کی رُوح کو اس پھول میں قید کرنا ہو، اس کا نام لے کر اس کی چاروں پتیوں کو بند کرتا جائے تو جیسے ہی یہ پتیاں بند ہوں گی وہ رُوح اس میں قید ہو جائے گی اور جیسے ہی روح قید ہوگی پھول رُوح سمیت غائب ہو جائے

گا اور اس رُوح کو لے کر اس دنیا سے نکل جائے گا اور سیدھا دوزخ میں پہنچا دے گا اور جیسے جیسے اس کی پتی بند ہوگی ویسے ویسے راستے کی وادیاں بھی غائب ہوتی جائیں گی۔ یعنی ایک پتی بند ہوتے ہی کالے ناگ غائب ہو جائیں گے دوسری پتی بند ہوتے ہی سُرخ زہریلی مکھیاں تیسری پتی کے بند ہونے پر سیاہ بچھو اور چوتھی اور آخری پتی بند ہوتے ہی خوفناک چیونٹیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ پھر سو سال بعد جب چاندنی پھول دوبارہ کھلتا ہے تو پھر یہ ساری وادیاں دوبارہ نمودار ہو جاتی ہیں"۔ بزرگ بابا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا لیکن یہ تفصیل اس قدر خوفناک اور لرزا دینے والی تھی کہ شالی اور چنگو بندر تو یہ سنتے ہی خوف سے کانپنے لگ گئے تھے۔ جبکہ چھن چنگو کے جسم میں بھی سردی کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔

"میں نے سُن لیا ہے بزرگ بابا! اور میں

ضرور ان وادیوں سے گزروں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے"۔ چھن چنگو نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا اور بزرگ بابا جو تفصیل بتانے کے بعد چھن چنگو کو غور سے دیکھ رہے تھے، خوشی سے اچھل پڑے۔

"شاباش چھن چنگو شاباش! انسان کو اسی طرح حوصلہ مند ہونا چاہیئے۔ جو انسان کسی نیک کام کے لئے ہمت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے"۔ بزرگ بابا نے کہا۔

"لیکن بزرگ بابا! ان خوفناک چیزوں سے بچاؤ آخر کس طرح ہوسکتا ہے۔ کیا ان پر جادو اثر کرتا ہے"۔ شالی نے پوچھا۔

"نہیں شالی! ان پر کسی قسم کا کوئی جادو اثر نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی رُوحانی طاقت اثر کرتی ہے۔ اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ جادو کے قالین کے ذریعے اُڑ کر انہیں پار کر لوگی تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ ان کے پار کرنے کے لئے انسان کو ہمت کے ساتھ

...استعمال کرنی پڑتی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی عقل دی ہے کہ وہ اگر کوشش کرے تو کوئی نہ کوئی راستہ [illegible] ہے۔ یہاں بھی تمہیں اپنی عقل سے [illegible] ہوتے ان رکاوٹوں کو دور کرنا پڑے گا" بزرگ بابا نے کہا۔

"آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس وادی میں جانے کے لئے راستہ کہاں ہے" چمن چنگو نے کہا۔

"تم شمال کی طرف جاؤ گے تو وہاں ایک گہرے سرخ رنگ کا پہاڑ آ جائے گا۔ اس پہاڑ کے پیچھے خوفناک سمندر ہے۔ تمہیں اس سمندر کو پار کرنا ہوگا۔ یہ سمندر ایک اور پہاڑ کے ساتھ جاکر ختم ہوگا۔ دوسرے کنارے پر موجود اس پہاڑ کا رنگ گہرا نیلا ہے۔ اس نیلے رنگ کے پہاڑ کے دامن میں ایک بہت بڑی غار کا دہانہ ہے۔ جسے ایک چٹان سے بند کیا گیا ہے اس چٹان کو ہٹاتے ہی تم پہلی وادی میں داخل [ہو] جاؤ گے" بزرگ بابا نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ آپ ہمارے لئے دعا [ک]ریں۔ اور ہمیں اجازت دیں" چمن چنگو نے [ک]ہا۔

"ابھی تم نے میری پوری بات نہیں سنی [ہ]ے تو میں نے تمہیں تفصیل بتائی ہے اب [م]یں تمہیں کچھ ہدایات دینا چاہتا ہوں" بزرگ [ب]ابا نے کہا۔

"فرمائیں! میں سن رہا ہوں" چمن چنگو [ن]ے کہا۔

"[س]رخ پہاڑ تک تم جادو کے قالین پر [ج]ا سکتے ہو۔ وہاں تک پہنچنے میں کوئی بھی [ر]کاوٹ نہیں۔ لیکن تم جیسے ہی پہاڑ کے [پ]یچھے سمندر میں اترو گے، ریشم جادوگر کی [ر]وح اور نکٹے جن کو تمہارے ارادے کا [ع]لم ہو جائے گا۔ وہ فوراً تمہیں ہلاک کرنے اور روکنے کے لئے وہاں آ جائے گا اور [ہ]ر حربہ استعمال کرے گا اور تم اس سمندر [ک]و کسی کشتی سے پار کرو گے تو نکٹا جن

تمہیں آسانی سے ہلاک کر دے گا اس لئے تمہیں ایک اور طریقہ بتاتا ہوں۔ تم سمندر کے کنارے جاکر کہنا کہ مگرمچھ بادشاہ! تمہیں بزرگ بابا سلام دیتا ہے" تمہارے اس طرح کہنے سے ایک بہت بڑا مگرمچھ نمودار ہو گا۔ تم اسے کہنا کہ وہ تمہیں نیلے پہاڑ تک پہنچا دے۔ وہ اپنا بڑا سا منہ کھول دے گا۔ تم ڈرنا نہیں اور اس کے منہ میں داخل ہوکر اس کے پیٹ میں جاکر بیٹھ جانا۔ وہ سمندر میں غوطہ لگا کر تمہیں حفاظت سے نیلے پہاڑ تک پہنچا دے گا۔ اس طرح نکٹا جن نیلے پہاڑ کے پہنچنے تک تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ نیلے پہاڑ پر پہنچنے کے بعد نکٹا جن تمہیں کچھ نہ کر سکے گا۔ چٹان ہٹانے کا طریقہ بھی میں تمہیں بتا دوں۔ تم زرد رنگ کی سات کنکریاں ڈھونڈنا۔ وہ تمہیں وہیں ادھر ادھر بکھری مل جائیں گی۔ جب تم یہ سات کنکریاں چٹان پر ماروگے تو وہ بھاری چٹان خودبخود ہٹ

جائے گی اور تم کالے ناگوں کی وادی میں داخل ہو جاؤ گے۔

کالے ناگوں سے بچنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ ناگ اندھے ہیں۔ دیکھ نہیں سکتے صرف تمہارے جسم سے نکلنے والی بو سے تمہیں وہ ڈھونڈ سکتے ہیں۔ تم ایسا کرنا کہ اپنے جسم پر تم کوئی ایسی چیز مل لینا جس سے تمہاری بو ختم ہو جائے۔ ایسی صورت میں تم اطمینان سے یہ وادی پار کر جاؤ گے۔ اب یہ تمہاری عقل ہے کہ تم کس طرح اپنے جسم کی بو ختم کرتے ہو۔ پہلی وادی پار کرتے ہی زہریلی سرخ رنگ کی مکھیوں کی وادی آ جائے گی وہاں سے تم نے اپنی عقل سے نکلنا ہے اس طرح باقی وادیاں بھی۔ آخر میں سیاہ پھولوں کی زہریلی ہوا سے بچنے کے لئے تمہیں اپنا سانس روک کر آگے بڑھنا ہوگا۔ جیسے ہی تم پہنچے ہی جادوئی چاندنی پھول توڑو گے، سیاہ پھول خودبخود غائب ہو جائیں گے اور اس کے

زہریلی ہوا [illegible] چاندنی پھول توڑتے ہوئے
[illegible]دی کی روح وہاں پہنچ جائے گی
تمہیں ڈرائے گی، دھمکائے گی، منتیں
کرے گی، خوشامد کرے گی، لالچ دے گی
لیکن تم اس کی کوئی بات نہ سننا اور
پتیاں بند کرتے چلے جانا۔ اگر تم نے اس
سے ڈر کر پھول کو ہاتھ سے چھوڑ دیا
تو پھر تم فوراً مر جاؤ گے۔" بزرگ بابا
نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
"میں پوری طرح سمجھ گیا ہوں بزرگ بابا!
اب مجھے اجازت دیجئے۔" چھن چھنگو نے کہا
اور بزرگ بابا نے اس کے کندھے پر
تھپکی دیتے ہوئے اسے اجازت دے دی
اور چھن چھنگو اور شالی بزرگ بابا کو سلام
کرکے غار سے باہر آگئے۔
"یہ تو ناممکن کام ہے چھن چھنگو! اسی لئے
شاید بندر بابا نے انکار کر دیا تھا تم اس
خیال کو چھوڑ دو۔" شالی نے غار سے باہر
آتے ہی اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"سنو شالی! میں نے ہر صورت
ٹکنٹے جن کا خاتمہ کرنا ہے۔ چاہے میری
جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ اس لئے تم
مجھے آئندہ یہ لفظ نہ کہنا، اور تم مجھے
اس سُرخ پہاڑ تک پہنچا کر واپس چلی جانا
اور پنگو بندر کو بھی ساتھ لے جانا۔ میں
ٹکنٹے جن کے خاتمے کے بعد تمہارے پاس
آ جاؤں گا۔" چھن چھنگو نے کہا۔
"واہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے! میں تمہارے
ساتھ رہوں گی۔ میں واپس نہیں جاؤں گی
بزرگ کہتے ہیں کہ ایک سے دو بھلے ہوتے
ہیں۔" شالی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"اور میں بھی ساتھ جاؤں گا چھن چھنگو! یہ
بات اچھی طرح سن لو۔" پنگو بندر نے کہا۔
"لیکن اس طرح تو ہم کسی مشکل میں پھنس
جائیں گے۔ میں اکیلا تو کسی نہ کسی طرح
نکل جاؤں گا۔ لیکن تمہارے ساتھ ہوتے
ہوئے مجھے ——" چھن چھنگو نے کہا۔
"کچھ بھی ہو، ہم ساتھ رہیں گے۔" شالی اور

پنگو بندر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے
کہا اور چھن چھنگو خاموش ہوگیا۔
اب وہ سات رنگوں والی پہاڑی کی چوٹی
پر پہنچ گئے تھے۔
"میں اڑن قالین منگواؤں۔" شالی نے کہا۔
"ٹھہرو! مجھے پہلے ان وادیوں سے نکلنے
کی کوئی ترکیب سوچنے دو۔ ہوسکتا ہے ہمیں
اس کے لئے کسی سامان کی ضرورت پڑ جائے
تو ہم یہ سامان ساتھ لے جائیں گے۔"
چھن چھنگو نے ایک چٹان پر بیٹھتے ہوئے
کہا۔
"ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ پہلا مسئلہ تو جسم
کی بُو ختم کرنے کا ہے۔" شالی نے بھی
ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔
"میں نے سنا ہے کہ انسانی جسم کی بُو
پیاز کی بُو سے کم ہو جاتی ہے اس لئے
اگر ہم پیاز کا رس اپنے کپڑوں پر چھڑک
لیں تو ہماری بُو ختم ہو جائے گی۔" چھن چھنگو
نے سوچتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب! واقعی یہ درست ہے۔
لیکن رس چھڑکنے کی ضرورت بھی نہیں
ہے۔ پیاز کی بُو بے حد تیز ہوتی ہے اور
پیاز کی بُو سے سانپ دُور بھاگتے ہیں۔
اس لئے ہم بہت سے پیاز کاٹ کر
اپنی جیبوں میں ڈال لیں گے اور ایک ہار
بنا کر پنگو بندر کے گلے میں ڈال
دیں گے۔ اس طرح ہم آسانی سے سانپوں
والی وادی پار کر جائیں گے۔" شالی نے
خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔
"چلو یہ مسئلہ تو حل ہوا۔ اب مکھیوں
سے کس طرح نمٹا جائے۔" چھن چھنگو نے
کہا اور پھر وہ دونوں سوچتے رہے۔
"ایک ترکیب میں بتاؤں؟" پنگو بندر
نے کہا۔
"ہاں تم بتاؤ۔ تم کوئی ہم سے کم ذہین
ہو۔" چھن چھنگو نے کہا۔
"مکھیاں تیز ہوا، آگ اور دھوئیں سے
ڈرتی ہیں۔ اگر ان تینوں چیزوں میں سے

کوئی ایک ہو جاتے تو ہم مکھیوں سے بچ سکتے ہیں۔" پنگلو بندر نے کہا اور چمن چنگلو بے اختیار اچھل پڑا۔

"واہ! کیا خوب ترکیب ہے۔ دھواں، گھپ دھواں، یہ آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر ہم کوشتے کی گیلی جڑیں جلا دیں تو ایک تو دھواں بے پناہ پیدا ہوگا اور دوسرا کوشتے کا دھواں اس قدر کڑوا ہوتا ہے کہ مکھیاں یقیناً بیہوش ہو جائیں گی۔" چمن چنگلو نے فوراً کہا۔

"لیکن اگر مکھیوں کے ساتھ ہم بھی بیہوش ہوگئے تو پھر؟" شالی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمیں سانس روکنا پڑے گی۔" چمن چنگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو یہ مسئلہ بھی طے ہوگیا۔ اب تیسری وادی کے متعلق سوچیں۔ خرگوش کی جسامت کے بچھوؤں والی وادی کے متعلق۔" شالی نے کہا۔

"بچھوؤں کے لئے تو پیاز کا رس بہترین دوا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں۔ بچپن میں ہم ایسا کیا کرتے تھے کہ بچھو پکڑتے اور پھر اس پر پیاز کے پانی کا ایک قطرہ ڈال دیتے تو بچھو فوراً ہی تڑپ کر ہلاک ہو جاتا۔ ہم ایسا کریں گے کہ جہاں سے ہم نے گزرنا ہوگا وہاں پیاز کے پانی کا چھڑکاؤ کر دیں گے اور جو بچھو اس کی زد میں آ جائیں گے وہ مر جائیں گے۔ باقی قریب ہی نہیں آئیں گے۔" چمن چنگلو نے کہا۔

"واقعی انسانی عقل عجیب چیز ہے پہلے میں اس سارے کام کو ناممکن سمجھ رہی تھی۔ لیکن اب سوچنے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ تو کوئی ایسا مشکل کام نہیں۔" شالی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جو چیز بظاہر مشکل نظر آتی ہے اس پر اگر غور کر لیا جاتے تو اس کا کوئی نہ کوئی حل لازماً نکل آتا ہے۔ شرط

صرف ہمت اور جذبے کی ہوتی ہے۔" چمن چنگلو نے جواب دیا اور شالی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آخری رکاوٹ رہ گئی ہے خوفناک چیونٹیوں والی۔" پنگلو بندر نے کہا۔

"ہاں وہ رہ گئی ہے۔" چمن چنگلو نے کہا اور پھر وہ تینوں خاموش ہوکر اس کے متعلق سوچنے لگے۔ لیکن کوئی ایسی ترکیب سمجھ میں نہ آرہی تھی جس سے ان کو دور بھگایا جاسکے۔

کافی دیر تک سوچ بچار کے بعد شالی اچانک خوشی سے اچھل پڑی۔

"ٹھیک، بالکل ٹھیک، یہ ترکیب بالکل ٹھیک رہے گی۔" شالی نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"کونسی ترکیب؟" چمن چنگلو نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"چیونٹیاں آگ سے خوفزدہ ہوتی ہیں ہمیں آگ جلانا پڑے گی۔" شالی نے کہا۔

"کیوں نہ ہم اپنے پیروں کے گرد [illegible]ی جھاڑیاں باندھ لیں اور پھر ان جھاڑیوں میں آگ لگا دیں۔ چیونٹیاں اب اڑ تو نہیں سکتیں۔ پیروں کے ذریعے ہی ہمارے جسم پر چڑھیں گی۔ اس طرح ہم دوڑ کر یہ وادی پار کر جائیں گے۔" چمن چنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل ایسا ہی کرنا پڑے گا آگ کی وجہ سے چیونٹیاں نزدیک نہ آئیں گی اور ہم آسانی سے یہ وادی بھی پار کر جائیں گے۔" شالی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بس ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہے۔ انشاءاللہ ہم ساری رکاوٹیں پار کر لیں گے۔ لیکن اب یہ سامان ہمیں مہیا کرنا ہوگا۔" چمن چنگلو نے کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ یہ سارا سامان ہرکارہ لے آئے گا۔" شالی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہرکارہ! وہ کیا ہوتا ہے؟" چمن چنگلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے والد نے ایک خاص عمل کے
ذریعے ایک ایسی طاقت کو قابو میں کیا
ہوا ہے جو دنیا کی ہر چیز لمحوں میں
مہیا کر دیتا ہے۔ اسے ہم ہرکارہ کہتے ہیں۔
یہ میرے بھی تابع ہے۔" شالی نے ہنستے
ہوئے کہا۔

"دھیان رکھنا جادو کی چیزیں نہ منگوا لینا
ورنہ وہ بے اثر ہو جائیں گی اور ہم مفت
میں مارے جائیں گے۔" چھن چھنگو نے تشویش
بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ یہ سب اصل چیزیں
ہوں گی۔" شالی نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ آؤ پھر چلیں۔" چھن چھنگو
نے مطمئن ہو کر کہا اور پھر شالی نے
اڑن قالین منگوا لیا اور چند لمحوں بعد وہ
تینوں اس قالین پر بیٹھے سرخ رنگ کے
پہاڑ کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔
مسلسل ایک پہر تک اڑنے کے بعد
قالین سرخ رنگ کے پہاڑ کی چوٹی پر اتر

گیا۔ تو وہ تینوں قالین سے نیچے اترے
پھر پہاڑ کی دوسری طرف اترنے لگے جدھر
وہ سمندر نظر آ رہا تھا۔ اور پھر سمندر کے
ساحل پر پہنچ کر وہ رک گئے۔

"اب میں وہ چیزیں منگوا لوں؟" شالی نے
کہا اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر
آسمان کی طرف بلند کئے اور منہ ہی منہ
میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔

شالی کافی دیر تک پڑھتی رہی اور پھر
اس نے ایک جھٹکے سے دونوں ہاتھ نیچے
کر لئے تو آسمان پر سے ہلکے زرد رنگ
کا دھواں سا نیچے اتر کر اس کے سامنے
اکٹھا ہوتا دکھائی دیا۔ دھواں سمٹتے سمٹتے انسان
جیسا شکل سا ہو گیا۔ لیکن اس کے خدوخال
نظر نہ آ رہے تھے۔ بس انسان کا خاکہ سا
نظر آ رہا تھا۔

"ہرکارے! ہمیں فوراً سفید رنگ کے پیاز،
پیاس کے رس کی ایک منہ بند بالٹی،
کوزتے کی گیلی جڑوں کا ڈھیر، موٹے کپڑے

اور خشک پتلی لکڑیاں مہیا کرو۔" شالی نے
حکم دینے والے لہجے میں کہا۔

شالی کے حکم دیتے ہی دھواں تیزی سے
بکھرنے لگا اور چند لمحوں بعد دھواں
غائب ہو گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی
وہاں ہر چیز نظر آنے لگ گئی۔

"چیزیں تو آ گئیں۔ لیکن ہم انہیں اکٹھا کیسے
کریں گے۔ اور پھر آگ لگانے کے لئے
چقماق پتھر بھی تو ہونے چاہئیں۔" چھن چھنگو
نے کہا۔

"چقماق پتھر اور ایک بڑی بوری بھیجو۔"
شالی نے پہلے والے لہجے میں کہا اور
دوسرے لمحے دو چقماق پتھر اور ایک بڑی
سی بوری بھی وہاں پہنچ گئی۔

چھن چھنگو نے سارا سامان بوری میں ڈالا
اور پھر بوری ایک طرف رکھ دی۔

"اب بسم اللہ کر کے اس مہم پر روانہ ہونا
چاہئے۔" چھن چھنگو نے کہا اور شالی نے سر
ہلا دیا۔

"مگرمچھ بادشاہ! بزرگ بابا سلام دیتے ہیں۔"
چھن چھنگو نے دونوں ہاتھوں کا بھونپو بنا
کر زور سے کہا۔ ابھی اس نے دو تین
بار ہی یہ فقرہ دوہرایا تھا کہ سمندر کے
پانی میں شدید ہلچل سی پیدا ہوئی اور پھر
ایک خوفناک جبڑوں والا بہت بڑا مگرمچھ
سطح پر نمودار ہوا۔ شالی اور چھنگو بند تو
اس قدر خوفناک مگرمچھ کو دیکھ کر بری طرح
خوفزدہ ہو گئے۔

"مگرمچھ بادشاہ حاضر ہے۔ حکم کرو۔" مگرمچھ
کے بڑے سے منہ سے ایک چیختی ہوئی
انسانی آواز سنائی دی۔

"تم ہمیں نیلے پہاڑ تک پہنچا دو۔ ورنہ
بکتا جن ہمیں راستے میں مار ڈالے گا۔
یہ بزرگ بابا کا حکم ہے۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"میرے منہ میں گھس آؤ۔ میں تمہیں
ابھی پہنچا دیتا ہوں۔" مگرمچھ بادشاہ نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو شالی! پہلے تم جاؤ۔" چھن چھنگو نے کہا

لیکن شالی مگرمچھ بادشاہ کے خوفناک دانت دیکھ کر بری طرح خوفزدہ ہوگئی تھی۔ وہ خوف کے مارے پیچھے کی طرف ہٹنے لگی۔

"خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں بزرگ بابا کا غلام ہوں"۔ مگرمچھ بادشاہ کی آواز سنائی دی تو شالی نے ہمت کی اور ڈرتے ڈرتے اسکے خوفناک دانتوں کے درمیان چڑھ کر اندر اس کے منہ کی طرف چلی گئی۔ اس کے بعد چھن چنگو بوری سمیت اندر گیا اور آخر میں پنگو بھی آگیا۔ لیکن پنگو نے اندر جانے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ وہ اس طرح کھلے منہ میں بیٹھا رہے گا۔ اور مگرمچھ بادشاہ نے تیزی سے نیلے پہاڑ کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ اس نے منہ کھول رکھا تھا اور انتہائی تیز رفتاری سے تیر رہا تھا کہ اچانک آسمان پر زور دار کڑاکا ہوا اور چھن چنگو نے جو مگرمچھ بادشاہ کے حلق میں بیٹھا تھا، تیزی سے سر باہر نکال کر دیکھا تو اس نے بگٹے جن کو آسمان پر اڑتے

دیکھا۔ بگٹا جن غصے کی شدت سے پاگل ہو رہا تھا۔

اسی لمحے بگٹے جن نے ان کی طرف غوطہ لگایا۔ لیکن مگرمچھ بادشاہ نے جلدی سے منہ ہٹا لیا تو بگٹا جن اپنے ہی زور میں سمندر میں گر گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ تیزی سے باہر نکلا اور پھر چیختا ہوا آسمان کی طرف بلند ہو گیا۔ لیکن اس کے اس طرح نیچے گرنے اور پھر زور سے اوپر کو اٹھنے میں پانی میں اس قدر زوردار ہلچل ہوئی کہ پنگو بندر جو مگرمچھ بادشاہ کے جبڑے کے شروع کے سرے پر بیٹھا ہوا تھا، جھٹکا کھا کر پانی میں گر پڑا اور مگرمچھ بادشاہ اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے کافی آگے نکل گیا۔

"ارے پنگو بندر گر گیا۔ واپس چلو"۔ چھن چنگو نے چیختے ہوئے کہا اور مگرمچھ بادشاہ تیزی سے اس طرف کو پلٹا جہاں پنگو بندر بری طرح چیخ رہا تھا اور ڈبکیاں کھا رہا تھا۔

اسی لمحے آسمان پر بگٹے جن کی غصے سے چیختی ہوئی آوازیں سنائی دیں۔ چھن چنگو جانتا تھا کہ اگر وہ خود سمندر میں اترا بگٹا جن فوراً اُسے پکڑ لے گا۔ لیکن پنگو بندر کو کیسے اوپر چڑھایا جاتا۔ فوراً ہی اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی اس نے ساتھ رکھی ہوئی بوری میں ہاتھ ڈالا تو کوڑتمے کی بڑی بڑی جڑیں اس کے ہاتھ میں آگئیں۔ اس نے انتہائی تیزی سے جڑوں کا ڈھیر پنگو بندر پر پھینکا البتہ ایک موٹی جڑ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑ لی۔ جڑوں نے پنگو بندر کو پوری طرح جکڑ لیا تو چھن چنگو نے تیزی سے اس جڑ کو کھینچنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے اس نے دیکھا کہ بگٹا جن ایک بہت بڑی چٹان سر پر اٹھائے چیختا ہوا آسمان سے ان کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے۔ چھن چنگو سمجھ گیا کہ وہ چٹان ان پر مار کر ان سب کا خاتمہ کر دینا چاہتا ہے۔

ملاحظہ: اس منظر کے لئے سرورق دیکھئے۔

"جلدی کھینچو اسے۔ ورنہ یہ چٹان تو تمہارے ساتھ میرا بھی سرمہ بنا دے گی"۔ مگرمچھ بادشاہ کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

چھن چنگو نے انتہائی پھرتی سے جڑ کو کھینچا تو پنگو بندر اچھل کر دوبارہ جبڑے پر چڑھ آیا۔

"اندر آجاؤ اندر"۔ چھن چنگو نے پنگو بندر کا ہاتھ پکڑ کر اُسے حلق کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے مگرمچھ بادشاہ نے منہ بند کیا اور پھر انتہائی تیزی سے سمندر کے اندر غوطہ لگا گیا۔

ابھی وہ نیچے پہنچا ہی تھا کہ سمندر کی سطح پر ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ لیکن مگرمچھ بادشاہ پانی کے اندر ہونے کی وجہ سے اس چٹان کی ضرب سے بچ گیا۔ چونکہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے تیر رہا تھا اس لئے چٹان اس کے قریب سے ہوتی ہوئی نیچے تہہ میں بیٹھتی چلی گئی۔

بادشاہ تیز رفتاری سے تیرتا ہوا
آگے بڑھتا گیا۔ اس کے حلق کے قریب
ہی چھن چھنگو، شالی اور پنگو بندر سہمے ہوئے
بیٹھے تھے۔ گھپ اندھیرے کی وجہ سے
انہیں کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ لیکن پانی
میں ہلچل سے وہ سب کچھ محسوس کر
رہے تھے۔

نکٹا جن کی چیخ و پکار کی آوازیں انتہائی
ہلکی سی انہیں سنائی دے رہی تھیں لیکن
ظاہر ہے نکٹا جن پانی کے اندر نہ اتر
سکتا تھا کیونکہ اس کی ناک نہیں تھی اور
پانی کے اندر اترتے ہی پانی اس کی
کٹی ہوئی ناک سے اندر چلا جاتا تھا اور
نکٹا جن فوراً بے ہوش ہو جاتا۔ اس لیے
وہ پانی کے اوپر ہی چیخ و پکار رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد خاموشی طاری ہو گئی اور پھر
انہوں نے محسوس کیا کہ مگرمچھ بادشاہ اوپر
کی طرف چڑھ رہا ہے۔ اور تھوڑی دیر بعد
مگرمچھ بادشاہ کا منہ کھل گیا اور انہوں نے

سامنے گہرے نیلے رنگ کے پہاڑ کو دیکھا
تو وہ خوشی سے اچھلتے ہوئے مگرمچھ
بادشاہ کے لمبے سے جبڑے پر دوڑتے ہوئے
ساحل پر چڑھ گئے۔ چھن چھنگو نے بوری بھی
ساتھ اٹھا رکھی تھی۔

نکٹا جن اب نظر نہ آ رہا تھا۔ ظاہر
ہے وہ مایوس ہو کر واپس چلا گیا ہوگا۔

"بہت بہت شکریہ مگرمچھ بادشاہ! اگر تم
ہماری مدد نہ کرتے تو ہم کسی بھی صورت
میں زندہ سلامت اس سمندر کو پار نہ کر
سکتے تھے۔ نکٹا جن تو ہمیں راستے میں
ہی کچا چبا جاتا۔" چھن چھنگو نے مگرمچھ بادشاہ
کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور مگرمچھ
بادشاہ سر ہلا کر واپس سمندر میں غوطہ لگا
گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ اب اس غار کو تلاش کریں۔" چھن چھنگو
نے بوری اٹھا کر واپس مڑتے ہوئے کہا
اور پھر وہ تینوں نیلے پہاڑ کی طرف چل
پڑے۔

نیلے پہاڑ پر پہنچتے ہی انہیں اس غار
کا دہانہ اور اس پر رکھی ہوئی چٹان نظر
آ گئی۔ جس کے متعلق بزرگ بابا نے بتایا
تھا کہ یہاں سے چاندنی پھول کو راستہ
جاتا ہے۔ چٹان اتنی بڑی تھی کہ اگر واقعی
بزرگ بابا نے انہیں کنکریوں والا طریقہ نہ بتایا
ہوتا تو وہ ساری عمر اس چٹان کو اپنی
جگہ سے نہ ہلا سکتے۔

چھن چھنگو نے بوری ایک طرف رکھی اور
پھر انہوں نے زرد رنگ کی سات کنکریوں
کی تلاش شروع کر دی۔ لیکن سارا پہاڑ
گھومنے کے باوجود انہیں صرف تین کنکریاں
ہی مل سکیں۔ اب تو وہ تینوں ہی پریشان
ہو گئے۔

"ایسا کرتے ہیں کہ پہاڑ کو تین حصوں میں
تقسیم کر لیتے ہیں۔ ہر شخص اپنے اپنے حصے
میں ان کنکریوں کو تلاش کرے۔ اس
طرح ہم یقیناً ان کنکریوں کو ڈھونڈ لیں گے"
چھن چھنگو نے کہا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی

کیا اور اس بار واقعی وہ باقی چار کنکریاں
تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ایک کنکری
ایسی جگہ پر تھی کہ صرف پنگو بندر ہی
اس خوفناک چٹان کے کنارے پر چڑھ سکتا
تھا۔ چھن چھنگو اور شالی زندگی بھر ایسی جرأت
نہ کر سکتے تھے اور اگر یہ کنکری نہ ملتی
تو پھر وہ چٹان کبھی بھی اپنی جگہ سے
نہ کھسکتی۔

جب سات کنکریاں اکٹھی ہو گئیں تو چھن چھنگو
نے بوری میں سے سفید رنگ کے پیاز
نکالے اور انہیں خنجر سے کاٹنا شروع کر
دیا۔ پیاز کا ایک بڑا سا ڈھیر تھا۔ انہیں
سارے پیاز کاٹنے میں کافی دیر لگی۔ لیکن
انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ ایک رسی کی
مدد سے شالی نے پیاز کے بہت سے ہار
بنائے۔ ان میں سے ایک ہار اس نے پنگو
بندر کے گلے میں، ایک اس کی دُم کے
ساتھ، ایک اس کی کمر میں اور چار اس کی
ٹانگوں میں باندھ دیئے۔ اسی طرح انہوں نے

خود بھی اپنے سر گردن کمر بازو کلائی اور
ٹخنوں پر کٹے ہوئے پیاز کے کسی کئی تھہ
باندھ لئے۔ باقی پیاز انہوں نے جیبوں میں
بھر لئے۔ چمن چھنگو نے بوری کو اپنی کمر
پر باندھ کر اس کے گرد مضبوطی سے
رسی باندھ دی تاکہ بھاگتے ہوئے وہ گر
نہ پڑے۔

اب وہ سیاہ سانپوں کی خوفناک وادی سے
گذرنے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔
"ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خوف انسان
کے قدم روک دیتا ہے اور ایسی خطرناک
جگہوں پر قدم رک جانے کا مطلب سوائے
موت کے اور کچھ نہیں ہوتا اس لئے اللہ
تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے
رہنا۔ ہم ایک ظالم کے خاتمے کیلئے کوشش
کر رہے ہیں اور ایسی کوشش میں اللہ
تعالیٰ کی مدد ہمیشہ شامل رہتی ہے"۔ چمن چھنگو
نے شالی اور چنگو بندر کو سمجھاتے ہوئے
کہا اور پھر اس نے جیب سے وہ

سات کنکریاں نکالیں اور چٹان کے سامنے
کھڑے ہوکر بسم اللہ پڑھ کر اس نے پہلی
کنکر چٹان پر ماری اور اسی طرح وہ باری
باری کنکریاں چٹان پر مارتا رہا۔ چھ کنکریوں
تک تو چٹان پر کسی قسم کا کوئی اثر
نہ ہوا۔ لیکن جیسے ہی ساتویں کنکری اس
پر پڑی، ایک خوفناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ
بھاری بھرکم چٹان اچھل کر ایک طرف جا
گری اور چٹان ہٹتے ہی انہیں اندر جاتی
ہوئی ایک بڑی سی سرنگ نظر آنے لگ
گئی۔ دوسرے لمحے خوفناک سانپوں کی زبردست
پھنکاروں سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ خوفناک
قسم کے سانپ اس پوری سرنگ میں بھرے
ہوئے تھے۔ یہ منظر اتنا دہشت خیز تھا
کہ ایک بار تو سب کے جسموں میں
جھرجھری سی آگئی اور پھر چمن چھنگو نے
ہمت کی اور اس نے آگے بڑھ کر ہاتھ
میں پکڑے ہوئے پیاز سانپوں کی طرف
اچھال دیئے۔ دوسرے لمحے یہ دیکھ کر ان

کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ جہاں جہاں
یہ کٹے ہوئے پیاز گرے سانپ تیزی
سے وہاں سے ہٹ کر اِدھر اُدھر ہٹتے
گئے۔ اور ایک راستہ سا بن گیا۔ چمن چھنگو
تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس کے
ہاتھ مسلسل حرکت میں آگئے۔ وہ جیبوں سے
کٹے ہوئے پیاز نکال کر اِدھر اُدھر
اور سامنے پھینکتا جا رہا تھا اور سانپ تیزی
سے ہٹتے جا رہے تھے۔ لیکن ان کی خوفناک
پھنکاروں میں شدت آتی جا رہی تھی۔
چمن چھنگو کے بعد شالی اور آخر میں چنگو
بندر بھی اس راستے پر چلنے لگے۔ شالی
بھی مسلسل پیاز پھینکتی جا رہی تھی۔ کچھ
ان کے جسموں سے بندھے ہوئے پیازوں
کی بُو سے اور کچھ پھینکے جانے والے پیازوں
کی بُو سے سانپ ان کا کچھ نہ بگاڑ
رہے تھے۔ وہ بار بار حملہ کرنے کی کوشش
کرتے۔ لیکن پیاز کی تیز بُو انہیں قریب
آنے سے روک رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد

وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جو سانپوں سے
بالکل خالی تھی۔ اس کے آگے سرنگ ایک
اور چٹان سے بند تھی۔ سانپ اب پیچھے
رہ گئے تھے۔
سرنگ ہونے کے باوجود وہاں ہلکی ہلکی
روشنی موجود تھی جو سرنگ کی دیواروں سے
نکل رہی تھی اس لئے وہ اس روشنی
میں اچھی طرح دیکھ سکتے تھے۔
"اللہ تیرا شکر ہے۔ تم نے ہماری مدد
کی اور ہم نے پہلی رکاوٹ دُور کر دی
ہے"۔ چمن چھنگو نے خالی جگہ پر پہنچ کر
کہا اور شالی اور چنگو بندر بھی خوشی سے
اچھلنے لگے۔ واقعی ایک ناممکن کام ممکن ہو
چکا تھا۔
چمن چھنگو نے اب دوسری رکاوٹ پار کرنے
کی تیاری شروع کر دی۔ اس نے بوری
میں سے کوڑتنے کی جڑوں کا ڈھیر نکالا اور
پھر اس نے یہ جڑیں چنگو بندر کے جسم
کے گرد اچھی طرح باندھ دیں۔ شالی اور اپنے

جسم سے گرد بھی انہوں نے اسی طرح
جڑوں کا ڈھیر باندھا اور پھر چقماق پتھر
نکال کر چھن چھنگو نے انہیں رگڑا تو آگ
کا شعلہ بلند ہوا۔ جڑیں گیلی ہونے کی وجہ
سے انہیں آگ نہ پکڑ رہی تھی۔ لیکن
چھن چھنگو اپنی کوشش میں لگا رہا اور پھر
تھوڑی دیر بعد وہ ان جڑوں کو آگ لگانے
میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن چونکہ جڑیں گیلی
تھیں اس لئے شعلے تو نہ نکلے البتہ گہرے
رنگ کا انتہائی کڑوا دھواں جڑوں سے نکلنا
شروع ہوگیا۔

جب جڑوں کے سروں نے آگ پکڑ
لی اور دھواں خاصی مقدار میں نکلنا شروع
ہوگیا تو شالی اور چھن چھنگو نے باقی جلتی ہوئی
جڑیں ہاتھ میں پکڑیں اور تیزی سے چٹان
کی طرف بڑھے۔ اس دھوئیں کی وجہ سے
ان کے جسم دھوئیں کے اندر پوری طرح
چھپ گئے تھے۔ ان کے قریب پہنچتے ہی
چٹان خودبخود ایک طرف ہٹ گئی اور اسی

لمحے سرنگ کا آگے والا حصہ نظر آنے
لگا۔ وہاں بھنبھناہٹ کا اس قدر شور تھا
کہ الامان۔ کروڑوں کی تعداد میں خوفناک سرخ
رنگ کی زہریلی مکھیاں سرنگ کے اس حصے
میں اڑتی پھر رہی تھیں۔

"سانس روک کر بھاگو"۔ چھن چھنگو نے کہا
اور اس طرح دھواں اڑاتا ہوا وہ اس حصے
میں گھس گیا۔ اس بار پنگو بندر کو درمیان میں
رکھا گیا اور شالی آخر میں تھی۔ خوفناک حد
تک کڑوے دھوئیں نے مکھیوں کو دور بھگا
دیا اور وہ ان کے جسموں پر حملہ نہ کر
سکیں اور وہ تینوں سانس روکے بے تحاشا
آگے دوڑتے چلے گئے۔ انہیں یوں محسوس ہورہا
تھا جیسے وہ مکھیوں کے سمندر میں تیر رہے
ہوں۔ اور تھوڑی دیر بعد تینوں دوڑتے ہوئے
آگے موجود خالی حصے میں پہنچ گئے۔ یہاں
مکھیاں بالکل موجود نہ تھیں۔ البتہ آگے اسی
طرح چٹان تھی۔

وہاں پہنچتے ہی انہوں نے جلدی جلدی

جلتی ہوئی جڑیں اپنے جسموں سے ہٹائیں
انہیں مکھیوں کی طرف اچھال دیا۔ پنگو بندر
کے جسم سے بھی جڑیں ہٹا دی گئیں۔ سانس
بند کر کے تیز دوڑنے کی وجہ سے وہ
تینوں بری طرح ہانپ رہے تھے۔ لیکن
دوسری خوفناک وادی پار کرنے کی خوشی بھی
ان کے چہروں سے جھلک رہی تھی۔

جب کچھ دیر تک ان کا سانس درست
ہوگیا تو چھن چھنگو نے تیسری وادی پار کرنے
کا بندوبست کرنا شروع کر دیا۔ تیسری وادی
خرگوش جتنے بڑے بڑے خوفناک بچھوؤں کی
وادی تھی۔

چھن چھنگو نے کمر پر لدی ہوئی بوری میں
سے پیاز کے رس کی بالٹی نکالی۔ اس کا
بند منہ کھولا۔ اور پھر پہلے تو اس نے یہ
رس پنگو بندر کے جسم پر ڈالا اور پنگو بندر
اس میں نہا گیا۔ پھر اس نے شالی کے
جسم پر یہ رس ڈال کر اپنے جسم پر بھی
انڈیل دیا۔ اب آدھی بالٹی باقی رہ گئی تھی۔

"سنو! میں رس چھڑکتا ہوا آگے بڑھوں
تم میرے پیچھے پیچھے آ جانا"۔ چھن چھنگو نے
کہا اور وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے
چلتے ہوئے اس چٹان کی طرف بڑھے۔ ان
کے قریب پہنچتے ہی چٹان خودبخود ہٹ گئی
ایک بار پھر ان کے جسموں میں خوف کی
لہریں دوڑنے لگیں۔ کیونکہ خوفناک جسامت کے
کروڑوں اربوں بچھو آگے نظر آرہے تھے۔

چھن چھنگو نے بالٹی میں ہاتھ ڈال کر
رس ان بچھوؤں پر اچھالا اور دوسرے لمحے
وہ خوشی سے اچھل پڑا۔ کیونکہ پیاز کے رس
کا قطرہ جس جس بچھو پر پڑا وہ ایک لمحے
میں تڑپ کر ہلاک ہوگیا۔ اور دوسرے بچھو
تیزی سے ہٹنے لگے۔

چھن چھنگو اسی طرح رس کو اچھالتا آگے
بڑھنے لگا۔ بچھوؤں نے بار بار اچھل کر
حملہ کرنا شروع کر دیا۔ لیکن چونکہ ان تینوں
کے جسموں پر بھی رس موجود تھا۔ اس لئے
کوئی بچھو بھی کامیاب نہ ہوسکا اور وہ مرتے

بھی رہے اور راستے سے ہٹتے بھی گئے اس طرح وہ تینوں ان خوفناک بچھوؤں کے درمیان سے گذرتے گئے۔

اب چمن چنگو کو ایک خطرہ پیدا ہو گیا تھا کیونکہ بالٹی میں رس تھوڑا رہ گیا تھا جب کہ ابھی فاصلہ کافی موجود تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ رس اگر پہلے ختم ہو گیا تو پھر بچھو انہیں کسی قیمت پر بھی نہ چھوڑیں گے۔

اب وہ کم رس بھی نہ پھینک سکتا تھا کیونکہ اس طرح راستہ مکمل طور پر صاف نہ ہوتا۔ البتہ اس نے اپنی رفتار بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ اچھل کر خالی جگہ پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے شالی اور پنگو بندر بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہ سب بری طرح ہانپ رہے تھے۔ یہ وادی ان کے لئے سب سے زیادہ خوفناک ثابت ہوئی تھی خوف اور دہشت کی وجہ سے وہ اتنے نڈھال ہو گئے تھے کہ وہ خالی جگہ پر آتے

ہی زمین پر بیٹھ گئے۔ پیچھے خوفناک بچھوؤں کو دیکھ کر انہیں یقین نہ آرہا تھا کہ اس قدر خوفناک اور زہریلے بچھوؤں سے وہ واقعی بچ کر نکل آئے ہیں۔

"واقعی انسان ہمت کرے تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے"۔ شالی نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب آخری مرحلہ رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کر رہا ہے"۔ چمن چنگو نے کمر سے بوری اتارتے ہوئے کہا۔ اور شالی اور پنگو بندر نے سر ہلا دیئے۔

چمن چنگو نے بوری کو زمین پر رکھا تو خشک جھاڑیوں کا ایک ڈھیر سا اس میں سے نکل آیا۔ چنانچہ چمن چنگو نے سب سے پہلے پنگو بندر کے چاروں پیروں کے گرد جھاڑیاں باندھنی شروع کر دیں۔ اس نے بہت سی جھاڑیاں باندھی تھیں تاکہ اس وادی کو پار کرنے تک ساری جھاڑیاں جل

کر ان کے جسموں کو آگ نہ لگ جائے پھر اس نے اپنے ٹخنوں اور پنڈلیوں کے گرد جھاڑیوں کو باندھنا شروع کر دیا۔ شالی بھی اس کام میں مصروف تھی۔

جب انہوں نے ساری جھاڑیاں باندھ لیں تو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ جھاڑیوں کے ڈھیر میں کھڑے ہوں۔

اب چمن چنگو نے چقماق پتھر رگڑ رگڑ کر ان جھاڑیوں کو چاروں طرف سے آگ لگانی شروع کر دی۔

اس بار جھاڑیاں خشک تھیں اس لئے وہ دھڑا دھڑ جلنا شروع ہو گئیں۔ چند ہی لمحوں بعد وہ تینوں جیسے جھاڑیوں کی بھڑکتے آگ کے شعلوں میں کھڑے ہوتے نظر آنے لگے۔

"اس بار ہمیں سب سے زیادہ تیز دوڑنا پڑے گا۔ ورنہ جھاڑوں کی آگ ہمارے جسموں کو جلا دے گی۔ اور ہم گر پڑیں گے۔ اور گرنے کے بعد موت

یقینی ہو جائے گی"۔ چمن چنگو نے کہا اور شالی اور پنگو بندر نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

آگ کی تپش اب ہر طرف پھیل گئی تھی۔

وہ تینوں تیزی سے چٹان کے قریب آئے تو چٹان خودبخود ایک طرف کو ہٹتی چلی گئی اور وہ تینوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آگے جہاں تک نظر جاتی تھی وہاں تک خوفناک چیونٹیاں ہی چیونٹیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ زمین کا ایک ذرہ بھی ان چیونٹیوں سے خالی نظر نہ آ رہا تھا۔

چمن چنگو نے بسم اللہ پڑھ کر قدم آگے بڑھائے تو چیونٹیاں آگ کی تپش کی وجہ سے تیزی سے سمٹنے لگیں اور راستہ بنتا گیا۔ شالی اور پنگو بندر بھی آگے بڑھے۔

اندر داخل ہوتے ہی وہ تینوں بے تحاشا دوڑنے لگے۔ کچھ چیونٹیاں ان کے پیروں تلے آکر مرنے لگیں۔ کچھ آگ سے جل

گئیں اور باقی اِدھر اُدھر ہٹتی گئیں۔
تھوڑی دیر بعد وہ تینوں چیونٹیوں کے اس خوفناک سمندر کو پار کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اور بھڑکتی ہوئی آگ اور شدید تپش کی وجہ سے ایک بھی چیونٹی انہیں نہ کاٹ سکی۔

آگے خالی جگہ پر پہنچتے ہی وہ تینوں زمین پر لیٹ گئے اور انہوں نے جلدی جلدی کروٹیں بدلنی شروع کر دیں، تاکہ جھاڑیوں میں لگی ہوئی آگ، زمین کی رگڑ سے بجھ جائے۔

اور پھر وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں آگ بجھانے میں کامیاب ہوگئے۔ اور چھن چھنگو نے جلدی جلدی سلگتی ہوئی جھاڑیاں کو اپنے اور پنگو بندر کے پیروں سے ہٹا دیا۔ شالی بھی جھاڑیاں ہٹانے میں کامیاب ہوگئی تھی۔

اب وہ خوشی سے اچھلنے لگے۔ کیونکہ وہ چاروں خوفناک وادیاں صحیح سلامت پار

کرنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔
"آؤ اب اس ریشم جادوگر اور نکٹے جن کا خاتمہ بھی ہو جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ شالی اور پنگو بندر بھی اس کے ساتھ تھے۔

ان کے قریب پہنچتے ہی چٹان تیزی سے ایک طرف ہٹی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اندر جہاں تک نظر جاتی تھی وہاں تک سیاہ رنگ کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ اور سفید رنگ کا چاندنی پھول بہت دُور نظر آرہا تھا۔ یہ فاصلہ اتنا تھا کہ سانس روک کر وہاں تک پہنچا نہ جاسکتا تھا۔ فاصلہ خاصا طویل تھا لیکن چھن چھنگو کو معلوم تھا کہ اگر اس نے چاندنی پھول توڑنے سے پہلے ہی سانس لے لیا تو پھر وہ یقیناً اس زہریلی ہوا کی وجہ سے مر جائے گا۔ اور کوئی حل نظر نہ آرہا تھا۔

"چھن چھنگو! تم ایسا کرو کہ مجھے اٹھا کر پوری قوت سے چاندنی پھول کی طرف پھینکو

اس طرح میں کافی فاصلہ تمہارے پھینکے جانے والے زور سے پار کر جاؤں گا۔ باقی میں دوڑ کر پورا کر لونگا اور چاندنی پھول توڑ لوں گا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"تمہاری تجویز بےحد عقلمندانہ ہے۔ تم ہم سے زیادہ تیز رفتاری سے بھی دوڑ سکتے ہو۔ لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ اس پھول کو جانور نہ توڑ سکتے ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پنگو بندر خاموش ہوگیا۔ واقعی یہ بات سوچنے کی تھی۔

لیکن اسی لمحے چھن چھنگو کے کانوں میں بزرگ بابا کی آواز آئی۔

"چھن چھنگو! پنگو بندر کی تجویز درست ہے۔ تم سانس روک کر اتنا فاصلہ نہ طے کرسکو گے۔ تم پنگو بندر کو بھیج دو۔ وہ پھول توڑ سکتا ہے۔ جب وہ پھول توڑ لے گا تو زہریلی ہوا اور تمام سیاہ پھول غائب ہو جائیں گے۔ تب تم دوڑ کر اس سے پھول لے لینا"۔ بزرگ بابا کی آواز چھن چھنگو کے کانوں

میں پڑی۔
چھن چھنگو یہ آواز سنتے ہی خوش ہوگیا اس نے شالی اور پنگو بندر کو بتایا تو پنگو بندر اپنی عقلمندی پر خوشی سے اچھل کر ناچنے لگا۔

"بس تم سانس بند رکھنا پنگو! اگر تم نے سانس لے لیا تو مارے جاؤگے"۔ چھن چھنگو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو"۔ پنگو بندر نے کہا اور چھن چھنگو نے اُسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھایا! اور پھر اس نے اُسے زور زور سے جھلانا شروع کر دیا تاکہ اُسے زیادہ سے زیادہ دُور تک پھینکا جاسکے۔

"سانس بند کرو"۔ چھن چھنگو نے کہا، اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے پنگو بندر کو ان سیاہ پھولوں کی طرف اچھال دیا۔

پنگو بندر کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا کافی دُور جا گرا۔

نیچے گرتے ہی پنگو بندر اٹھا اور پھر وہ اس قدر تیزی سے چاندنی پھول کی طرف دوڑا کہ چھن چھنگو اور شالی دونوں ہی اس کی پھرتی اور تیزی پر حیران رہ گئے۔ اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے پنگو بندر چاندنی پھول تک پہنچ گیا۔

دوسرے لمحے پنگو بندر نے جھپٹ کر چاندنی پھول توڑا تو ایک دھماکہ سا ہوا اور سیاہ پھول زہریلی ہوا سمیت یکلخت غائب ہو گئے۔

سیاہ پھولوں کے غائب ہوتے ہی چھن چھنگو اور شالی تیزی سے پنگو بندر کی طرف دوڑ پڑے۔

"خبردار! رک جاؤ، ورنہ مار ڈالونگا۔" اچانک ایک خوفناک بلا نے ان کا راستہ روک لیا لیکن چھن چھنگو نہ رکا۔ اس نے تیزی سے کنی کاٹی اور پنگو بندر کی طرف دوڑ پڑا۔ جب کہ شالی خوفزدہ ہو کر رک گئی اسی لمحے ایک خوفناک شیر نے بھاگتے ہوتے

چھن چھنگو پر حملہ کر دیا۔ لیکن چھن چھنگو نے ذرا برابر پرواہ نہ کی اور اسی طرح دوڑتا رہا۔ شیر اس کے بالکل قریب آکر غائب ہو گیا۔

پھر ایک خوفناک سانپ نے چھن چھنگو پر حملہ کیا۔ لیکن چھن چھنگو پھر بھی نہ ڈرا اور دوڑتا ہوا پنگو بندر کے پاس پہنچ گیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر اس سے پھول لیا اور ریشم جادوگر کو قید کرنے کی نیت کر کے اس نے چاندنی پھول کی ایک پنکھڑی کو بند کر دیا۔

"رک جاؤ، دنیا بھر کی دولت لے لو۔ رک جاؤ۔" اچانک ایک آواز سنائی دی اور چھن چھنگو کے سامنے ہیرے جواہرات اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ گئے۔ لیکن چھن چھنگو نے اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور دوسری پنکھڑی بند کر دی۔

"شہنشاہ بن جاؤ گے۔ پوری دنیا کے شہنشاہ۔ رک جاؤ۔ میں تمہاری منت کرتا ہوں۔"

ایک بار پھر آواز سنائی دی۔ لیکن چھن چھنگو نے رکے بغیر تیسری پتی بھی بند کر دی۔

"خدا کے لئے، تمہیں بندہ بابا کی قسم، بزرگ بابا کی قسم۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔" کسی نے گڑگڑا کر کہا۔

لیکن چھن چھنگو تو جیسے بہرہ ہو چکا تھا اس نے جلدی سے چوتھی اور آخری پتی بھی بند کر دی۔

آخری پتی بند ہوتے ہی پھول کے اندر سے رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دیں اور ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی پھول اس کے ہاتھوں سے غائب ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف دھواں سا چھا گیا اور ایک بار پھر زور دار چیخ سنائی دی اور پھر ایک ایسا دھماکہ ہوا جیسے کوئی بھاری چیز زمین پر آگری ہو۔

چند لمحوں بعد دھواں چھٹا تو چھن چھنگو نے دیکھا کہ وہ اسی سُرخ پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہوتے ہیں۔ خوفناک وادیاں، سُرنگ

سب کچھ غائب ہو چکے تھے۔ اور سامنے بکٹے جن کی جلی ہوئی لاش پڑی تھی۔

پنگو بندر بکٹے جن کی جلی ہوئی لاش دیکھ کر خوشی سے اچھلنے لگا۔

چھن چھنگو اس عظیم کامیابی پر فوراً ہی سجدہ ریز ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔ شالی بھی انتہائی خوشی سے ناچ رہی تھی۔ وہ تینوں ہی بے حد خوش تھے۔

"چھن چھنگو بیٹے! مبارک ہو۔ تم نے واقعی اپنی زندگی کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا ہے۔" بندہ بابا کی آواز چھن چھنگو کے کانوں میں پڑی تو اس نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔

"بندہ بابا! آپ نے کیوں میری صلاحیتیں چھین لی تھیں۔" چھن چھنگو نے دل ہی دل میں بولتے ہوئے روٹھے ہوئے انداز میں کہا۔

"بیٹے! تمہیں بزرگ بابا نے بتایا ہے کہ یہ کام ناممکن تھا۔ اور میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم صرف ان صلاحیتوں کے

بھروسہ کرنے کے عادی تو نہیں ہو گئے۔ لیکن مجھے خوشی ہے کہ تم اس سخت امتحان میں کامیاب رہے ہو۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

"شکریہ بندر بابا! لیکن آپ نے تو میری مدد نہ کی۔ بزرگ بابا نے کی ہے۔" چھن چھنگو شاید ابھی تک روٹھا ہوا تھا۔ آخر بچہ تھا۔

"تم خواہ مخواہ روٹھ رہے ہو۔ تمہیں پتہ ہے کہ تم نکٹے جن کی چھپکلی موئی چٹان سے کیسے بچے تھے۔ وہ چٹان میں نے راستے میں دھکیل دی تھی۔ پھر جگنو میں نہ چاہتا تو کوڑھے کی گیلی جڑوں کو زندگی بھر آگ نہ لگ سکتی تھی۔ اور آخری بات یہ کہ ریشم جادوگر کے ناتے کے باوجود نکٹے جن میں اتنی طاقت تھی کہ وہ تمہیں ہلاک کر سکتا تھا۔ تم اس سے نہ لڑ سکتے تھے لیکن میں نے اسے آسمان پر ہی آگ لگا دی اور اس کی جلی ہوئی لاش تمہیں نظر آگئی۔" بندر بابا نے کہا اور چھن چھنگو سمجھ

گیا کہ بندر بابا نے قدم قدم پر اس کی مدد کی ہے۔ وہ دل ہی دل میں بے حد شرمندہ ہوا۔

"میں معافی چاہتا ہوں بندر بابا! آپ واقعی بہت مہربان ہیں۔" چھن چھنگو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"معافی کی کوئی بات نہیں۔ یہ میرا فرض تھا۔ تمہاری صلاحیتیں تمہیں واپس مل گئی ہیں۔" بندر بابا نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی آواز آنی بند ہو گئی۔

چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں اور اُسے خود ہی محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی صلاحیتیں واپس آگئی ہیں۔ وہ خوشی سے ناچ اٹھا۔ اور پھر اس نے شالی اور پنگو بندر کو بھی بندر بابا کی امداد کی ساری بات سنا دی تو وہ بھی بندر بابا کی مدد اور اس کی صلاحیتوں کی واپسی پر بے حد خوش ہوئے۔

"اب ہمیں بزرگ بابا کا شکریہ ادا کرنے

کے لئے جانا چاہیئے۔" شالی نے کہا۔

"ہاں بالکل، یہ سب ان کی مہربانی ہے ورنہ ہم تو ساری عمر نکٹے جن کو نہ مار سکتے تھے۔" چھن چھنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے۔ آخری مرحلے پر سارا کام پنگو بندر نے کیا ہے ورنہ ہم تو چار رکاوٹیں دور کرنے کے باوجود بے بس ہو گئے تھے۔" شالی نے پنگو بندر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں بالکل! اگر ہمارا دوست پنگو بندر ساتھ نہ ہوتا تو ہماری کامیابی آخری مرحلے میں ناکام ہو گئی تھی۔" چھن چھنگو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پنگو بندر اپنی کامیابی پر خوشی سے ناچنے لگا اور چھن چھنگو اور شالی دونوں اُسے اس طرح ناچتے دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"آؤ اب چلیں۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے شالی کا بازو اور دوسرے ہاتھ سے پنگو بندر کا بازو پکڑا

اور انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ اب چھن چھنگو کی صلاحیتیں واپس آگئی تھیں اس لئے اب اُسے اڑن قالین کی مدد حاصل کرنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اور آنکھیں بند کرتے ہی ان کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جب دوبارہ انہیں اپنے قدموں تلے زمین کی موجودگی کا احساس ہوا تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ اب سات رنگ کی پہاڑی کی اس غار کے سامنے موجود تھے جس میں بزرگ بابا رہتے تھے۔

"ہم حاضر ہو سکتے ہیں بزرگ بابا۔" چھن چھنگو نے اونچی آواز سے کہا۔

"آؤ آؤ۔ خوش آمدید۔" اندر سے بزرگ بابا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور وہ تینوں خوشی خوشی غار میں داخل ہو گئے۔

بزرگ بابا کا چہرہ بھی مسرت سے کھلا ہوا تھا۔ وہ تینوں بڑے مؤدبانہ انداز میں ان کے سامنے بیٹھ گئے۔

"شاباش چھن چھنگو، شالی اور پنگلو! تم تینوں واقعی دلیر، باہمت اور عقلمند ہو۔ اور تم نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ شاید کوئی اور انسان اس کا تصور بھی نہ کرسکتا۔" بزرگ بابا نے باری باری ان تینوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ آپ کی امداد کا نتیجہ ہے بزرگ بابا۔" چھن چھنگو نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تو صرف تمہیں تفصیل ہی بتائی تھی۔ عقل اور ہمت تو تمہاری تھی۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے لیتھم جادوگری کی روح کو اس دنیا سے بھیج کر اس ظالم بھٹکے جن کا خاتمہ کر دیا۔ ورنہ نجانے تو ہزار سال تک کتنے لاکھوں، کروڑوں انسان اس بھٹکے جن کے ظلم کا شکار ہوتے رہتے۔ اللہ تعالٰے تمہیں اس کی جزا دے گا۔" بزرگ بابا نے کہا۔

"ہمیں تو بس یہ خوشی ہے بزرگ بابا کہ

ایک اور ظالم کا خاتمہ ہوگیا ہے۔" چھن چھنگو نے کہا اور بزرگ بابا نے سر ہلا دیا۔

"اب تم جاؤ اور پوری ہمت اور جذبے سے اس دنیا میں موجود دوسرے ظالموں کے خاتمے میں لگ جاؤ۔ اللہ تعالٰی تمہاری امداد کریگا اور میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گی۔" بزرگ بابا نے کہا۔ اور چھن چھنگو بزرگ بابا سے اجازت لیکر اور انہیں سلام کرکے باہر کی طرف چل دیا۔ شالی اور پنگلو بندر بھی بزرگ بابا کو سلام کرکے غار سے باہر آ گئے۔ وہ سب بے حد خوش تھے بیحد خوش کہ انہوں نے ایک اور نیکی کا کام کر دیا ہے اور خوفناک اور ظالم بھٹکے جن کا خاتمہ کر دیا ہے۔

ان تینوں کے دل خوشی سے اچھل رہے تھے وہ خوش تھے بے حد خوش۔

ختم شد